

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک

سلسلہ خطبات جمعہ

مسئلہ ختم نبوت، احادیث کی روشنی میں

نحمده ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شی علیما (سورۃ احزاب)
ترجمہ: نہیں ہیں محمد ﷺ باپ کسی ایک کے تمہارے مردوں میں سے لیکن وہ تو رسول ہیں اللہ کے اور خاتم ہیں انبیاء کے اور اللہ ہر ایک چیز کو جاننے والا ہے۔

عن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب الذی لیس بعدہ لہی (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم اپنے والد سے اور وہ حضور ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں جس کے ذریعہ کفر مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں جس کے بعد لوگ اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

مسئلہ ختم نبوت: محترم حاضرین! آج ایک انتہائی اہم اور اسلام کے بنیادی مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانے کے لئے خطبہ کے ابتداء میں آیت کریمہ اور حدیث طیبہ کی تلاوت کر دی ہے وہ اصولی مسئلہ جس کو تسلیم کئے بغیر کوئی فرد مسلمان نہیں بن سکتا وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رب ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہے۔ قرآن میں حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کے بارے میں ایک صد سے زیادہ آیات میں بیان فرمایا گیا۔ ذکر کردہ آیت میں بھی آپ ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کا صریح اور واضح اعلان ہے کہ محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کا کسی کا باپ نہ ہونے کا مطلب: یہ بات یاد رکھیں جہاں رب العالمین نے ارشاد فرمایا کہ وہ کسی مرد کے باپ نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی مذکر اولاد پیدا ہی نہیں ہوئی۔ بلکہ آیت میں ”رجل“ یعنی مرد کی نفی ہے اولاد کی تعداد کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ لڑکیوں کی تعداد اور اتفاق سے کہ چار تھیں۔ تمام صاحبزادیاں

حد بلوغت، ازدواج، اسلام اور ہجرت سے شرف اندوز ہوئیں۔ صاحبزادوں کے بارہ میں مختلف تصورات تھے کہ آٹھ تک کا ذکر موجود ہے البتہ دو کی پیدائش پر تمام رواۃ کا اتفاق ہے جو کہ حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم ہیں ایک راوی کے مطابق حضرت قاسم دو مہینے کی عمر کو پہنچ کر وفات پا گئے اور ابو داؤد کے مطابق حضرت ابراہیم صرف دو مہینے دس دن زندہ رہے۔ گویا ان میں سے کوئی بر خوردار عہد طفولیت سے عہد شباب جہاں سے انسان کی جوانی شروع ہو کر اس پر رجل کا اطلاق ہوتا ہے نہ پہنچ سکے۔

لفظ خاتم کی تشریح: رب العالمین نے مرد یعنی بالغ اولاد کی نفی فرمائی۔ مجلس میں دینی علوم کے طلباء کی موجودگی کے پیش نظر اتنا عرض کر دوں کہ آیت کریمہ میں لفظ ”خاتم“ مذکور ہے تاہم پرفتحہ (زیر) اور کسرہ (زیر) دونوں حرکات سے پڑھا گیا ہے پہلے یعنی تاہم پر زیر سے پڑھنے کی صورت میں معنی ”تمام انبیاء پر مہر“ اور تاہم پر ”زیر“ کا معنی تمام نبیوں کو ختم کرنے والا۔ دونوں حرکات سے پڑھنے کا مطلب اور مفہوم ایک ہی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو چکا۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب ایک تحریر خط وثیقہ یا معاہدہ لکھ کر اس کے آخری حصہ پر مہر ثبت ہو تو اس کا صاف مطلب یہی ہوتا ہے کہ جہاں مہر لگ گئی اس سے اوپر والا حصہ یہاں پہنچ کر ختم ہو گیا۔ اگر مہر کے بعد تحریر کا اضافہ ہوا تو یہ غلط جعلی اور جو سلسلہ پہلے سے جاری ہے اس کا حصہ نہیں۔ یہ قاعدہ یقینی ہے کہ خاتم کا لفظ تاہم پر سے ہو یا زیر سے جب کسی مخصوص قوم یا جماعت کی طرف اضافت ہو اس کے معنی آخری کے ہوتے ہیں۔ اب آپ نے آیت میں سن لیا کہ خاتم کی اضافت صحیحین کی طرف ہے اسلئے اس کے معنی آخر انبیاء اور انبیاء کے ختم کرنے والے اس کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں ہو سکتا۔

ختم نبوت کی نبوی تمثیل: اس آیت کی تفسیر صاحب قرآن نے خود فرمائی۔

وعن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنة فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنة فکنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی البیان وختم بی الرسل وفي رواية فانما اللبنة وانا خاتم النبیین (متفق علیہ) (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اور دیگر انبیاء کی مثال اس محل کی طرح ہے جس کی تعمیر انتہائی شاندار ہو مگر اس خوبصورت محل کے دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہو جب لوگ اس خوبصورت عمارت کی عمدگی کو دیکھیں تو عمارت کی حسن و خوبی سے وہ حیرت زدہ ہو جائیں مگر جب ایک اینٹ کے مقدار خالی جگہ دیکھیں گے تو وہ سخت تعجب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ پس میں اس اینٹ کی خالی جگہ کو بھرنے والا ہوں اس عمارت کی مکمل تکمیل میری ذات سے وابستہ ہے اور انبیاء و رسل کا سلسلہ مجھ پر اختتام پذیر ہوگا۔

حدیث مذکورہ میں آنحضرت ﷺ نے نبوت کو اپنے دکان سے تشبیہ کی جس کی تفسیر میں پیغمبر کی نبوت ایک خشت کے

مانند لگ گئی ہر نبی اور رسول اللہ کی طرف سے جو شریعت، پیغام اور احکام لائے ان تمام احکامات، علوم اور پیغامات کے مجموعہ کو ایک اعلیٰ و شائع رُحل اور خوشنام عمارت سے تعبیر فرمایا۔ جس دیوار میں تکمیل عمارت کیلئے ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی اس کے مکمل کرنے کیلئے ایک ایسے شخص کا انتظار تھا جو اس خالی جگہ کو پر کر کے محل کی تعمیر کا سلسلہ اور دروازہ مکمل طور پر ختم کر دے۔ پچھلے انبیاء کی لائی ہوئی شریعت و ہدایت کے ذریعہ دین کا جو محل بن کر کچھ کسر باقی رہ گئی تھی، آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ کسر ہمارے آقا و محبوب ﷺ نے پوری کر دی۔ وہ آخری اینٹ حضور ﷺ کی وجود مقدس تھی جس کے تشریف آوری سے خدا کا دین بھی مکمل ہوا، شریعت حقہ بھی کامل ہوئی اس لئے اب کسی اور نبی کے آنے کی ضرورت بھی باقی نہ رہی۔

حضرت عیسیٰ نبی ﷺ کے امتی بن کر آئیں گے: جہاں تک ہمارے اس پختہ عقیدہ کا تعلق ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ان کی تشریف آوری ہوگی مگر ان کی آمد نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ وہ حضور اکرم ﷺ کے متبع کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور امت محمدی ﷺ کے دیگر مسلمانوں کی طرح وہ بھی ان کے قبلہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرمائیں گے۔ ان کی آمد سے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ ختم نبوت کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی کی حیثیت دنیا میں مبعوث نہ ہوگا۔ عیسیٰؑ کی نبوت کا دور تو حضور ﷺ کی آمد سے کافی عرصہ پہلے گزر چکا اب ان کی آمد بطور نبی نہیں بلکہ ایک مقتدی اور متبع کی ہوگی۔ حضرت عیسیٰؑ کا امامت سے انکار سرکارِ دو عالم ﷺ نے ان الفاظ مبارکہ میں ذکر فرمایا۔

وعن جابرؓ قال قال رسول الله ﷺ لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة قال فينزل عيسى ابن مريم فيقول اميرهم تعال صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الامة (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری جماعت میں ایک جماعت ہمیشہ کیلئے حق کے (غلبہ) کے لئے لڑتی رہے گی اور (مخالفین پر) غالب آئے گی۔ اور یہ سلسلہ (حق و باطل) قیامت تک جاری رہے گا۔ آپؐ نے پھر فرمایا جب عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔ (اسوقت مسلمان جنگ کی تیاری میں ہوں گے) ان کے امیر حضرت عیسیٰؑ کو دعوت دیں گے کہ آئیے ہمیں نماز پڑھائیں لیکن عیسیٰؑ ان کو امامت سے انکار فرما کر جواب دیں گے کہ میں امامت نہیں کروں گا۔ تحقیق تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں۔ اس وجہ سے اللہ نے اس امت محمدیہ ﷺ کو (دیگر امتوں پر) فضیلت و عظمت سے نوازا۔

حضرت مہدی امام اور حضرت عیسیٰ مقتدی ہوں گے: مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو امامت کی دعوت اس

لئے دیں گے کیونکہ امامت کا حق اس شخص کو ہوتا ہے جو سب سے افضل ہو۔ مسلمانوں کا خیال یہ ہوگا کہ نبی اور رسول کی

حیثیت سے حضرت عیسیٰ ہم سب میں افضل ہیں۔ امامت کے حق دار بھی وہی ہیں۔ مگر حضرت عیسیٰ کو تو معلوم ہو گا کہ نبوت و رسالت کا دروازہ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے کہیں میری امامت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ دین مصطفوی ﷺ منسوخ ہو چکا ہے۔ یہی وجہ کہ حضرت عیسیٰ جب آسمان سے اتریں گے۔ صحیح مسلم کے مطابق سات سال زمین پر حاکم اور خلیفہ کی حیثیت سے دین محمدی کے مطابق لوگوں کو خیر پر عمل کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کریں گے۔ البتہ امت محمدی کی عظمت و شرافت اور بزرگی کے پیش نظر نماز پڑھانے والا امام مہدی ہو گا۔ عیسیٰ ان کے پیچھے مقتدی کی حیثیت سے نماز ادا کریں گے اگرچہ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت امام مہدی امام کی حیثیت سے مسلمانوں کو نماز پڑھانے کی کیفیت میں ہوں گے۔ عیسیٰ کی آمد پر ان کی خواہش ہو گی کہ عیسیٰ نبی کی حیثیت سے افضل ہونے کی وجہ سے میری جگہ آ کر مزید نماز جاری رکھیں۔ مگر اس وقت عیسیٰ لوگوں میں شبہ پیدا ہونے کی وجہ امامت سے انکار کر دیں گے۔ بعد میں پھر اور نمازوں کی امامت حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کیونکہ نبی کا جو مقام ان کو حاصل ہے۔ اس وجہ سے وہ امام مہدی سے افضل ہیں۔ بہر حال یہ بات طے شدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ جتنا عرصہ زمین پر حکومت و سیادت کا منصب سنبھالیں گے وہ امت محمدی کے دین شریعت کے مطابق احکامات جاری کیا کریں گے۔ وہ ملت اسلامیہ کے ایک فرد ہوں گے اب ان کے احکامات و تعلیمات کا سرچشمہ قرآن وحدیث ہو گا نہ کہ انجیل۔

نزول عیسیٰ دلیل ختم نبوت: استاذی استاذ العلماء محقق العصر حضرت علامہ مولانا ٹمس الحق افغانی فرمایا کرتے تھے دور محمدی ﷺ میں حضرت عیسیٰ کی آمد ایسی ہے جیسے ایک گورنر کے صوبہ میں دوسرے گورنر کا آنا۔ جو پہلے والے گورنر کے احکام کا تابع ہو کر آئے گا۔ نیز عیسیٰ کا نازل ہونا ہی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اگر دنیا میں نئے نبی کے آنے کا سلسلہ جاری رہتا تو پھر گزرے ہوئے انبیاء میں سے نبی کو دوبارہ نبی کی حیثیت سے لانے کی ضرورت نہ تھی حضور ﷺ سے پہلے گزرنے والے انبیاء میں سے نبی کو دنیا میں واپس لانا ثبوت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعداد آنحضرت ﷺ کی بعثت پر مکمل ہو چکی ہے اسی وجہ سے سابق انبیاء علیہم السلام میں سے ایک پیغمبر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ نزول کے لئے متعین فرمایا۔ خاتم النبیین کا مطلب یہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نیا شخص نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ کا تعلق انبیاء کے اسی جماعت سے ہے جنہیں آپ سے پہلے نبی بنا کر بھیجا گیا۔

اعلان ختم نبوت: حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن اعلان ہوا کہ ”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً“ (سورۃ مائدہ) ترجمہ: آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پورا کیا میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے لئے دین اسلام۔

اس آیت کے نزول کے بعد صرف ایک ایسی دن حضور ﷺ زندہ رہے۔ تکمیل دین کا اعلان اس بات کا واضح

ثبوت ہے کہ حضور ﷺ چونکہ سب سے آخر میں دنیا کو نبی کی حیثیت سے بھیجے گئے کہ نبیوں کے فہرست میں کوئی نبی باقی نہ رہا۔ اس تکمیل دین کے اعلان کے بعد اب قرآن و شریعہ مطہرہ کامل ہے اس میں ترمیم و تبدیلی کی نہ ضرورت ہے اور نہ ہو سکتی ہے اس لئے اب آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت قطعاً نہیں۔ اگر نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو اسلام کے تمام تعلیمات فضول ہو کر اسلام ناقص رہے گا۔ کیونکہ پھر تو اس نئے آنے والے نبی پر ایمان لانا ہوگا ورنہ قرآن حدیث اور شریعت پر عمل کرنے کے باوجود اس نئے نبی پر ایمان نہ لانے والا کافر ہوگا۔ تو کمال دین تب ہوگا کہ جس نبی پر یوم عرفہ اکمال و اتمام دین کا اعلان ہوا اسی پر خاتم الانبیاء ہونے کی حیثیت سے ایمان لایا جائے۔ اگر اس پر اسی محکم عقیدے کے مطابق ایمان و اذعان نہ ہو پورا دین ناقص بلکہ ختم ہو جائے گا۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ پر کوئی حکم حلال و حرام کے بارہ میں نازل نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ ﷺ آخری نبی اور آپ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید کامل اور آخری کتاب ہے۔ جیسے آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں آپ پر نازل ہونے والی کتاب ”خاتم الکتب“ ہے۔

محترم حاضرین! وقت کی کمی کے باعث ان دو آیات کریمہ کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں تمام آیات جن کی تعداد سو سے زیادہ ہے نبوت کے انقطاع پر دلائل قطعیہ کی حیثیت سے قائم و دائم ہیں اور قیامت تک آنے والے انسان آپ ہی کی امت اور آپ ان سب کی طرف مبعوث ہیں۔

احادیث متواترہ اور مسئلہ ختم نبوت: احادیث مقدسہ کی روشنی میں رحمۃ دو عالم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بے شمار روایات درجہ تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند کا ذکر آپ کے سامنے ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ آپ کی بھی ختم نبوت کے مسئلہ پر رہنمائی ہو سکے کہ نہ صرف قرآن بلکہ خود رسول کریم ﷺ سے بھی احادیث متواترہ صحابہ کرام کے واسطے سے بہت بڑی جماعت نے نقل کئے: وعن العبر باض بن ساریۃ عن رسول اللہ ﷺ

انہ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینہ (رواہ فی شرح السنۃ) ترجمہ: حضرت عبرا ض بن ساریۃ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے ہاں اسی وقت سے خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جس وقت (حضرت) آدم اپنی گندمی ہوئی مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔ امام الانبیاء ﷺ کا غرض اس جملہ سے یہ ہے کہ حضرت آدم کا قالب بھی بن کر تیار نہ ہوا تھا نہ اس میں روح پڑی تھی میرا اس دنیا میں خاتم النبیین کی حیثیت سے آنارب العالمین نے لکھا ہوا تھا۔

وعن سعد ابن ابی وقاص قال قال رسول اللہ ﷺ لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لانی بعدی (رواہ بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کر رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا تم میرے لئے

ایسے ہی ہو جیسے موسیٰؑ کیلئے ہارونؑ تھے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی دنیا کو بحیثیت نبی آنے والا نہیں۔ یعنی حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے درمیان آپس کی قرابت داری، مرتبہ اور تعاون جو رہا یہ سارے اوصاف آنحضرت ﷺ اور حضرت علیؑ کے درمیان موجود تھے اس لئے حضرت علیؑ کو حضرت ہارونؑ سے تشبیہ دی، لیکن آپ ﷺ نے ان دونوں کے مابین جو فرق تھا وہ واضح فرمایا۔ حضرت ہارونؑ نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

وعن جابرؓ ان النبی ﷺ قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا

اول شافع ومشفع ولا فخر (رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے روز) میں تمام انبیاء اور رسولوں کا قائد ہوں گا۔ اور میں یہ بات فخریہ طور پر نہیں کہتا۔ میں سلسلہ انبیاء کو ختم کرنے والا ہوں (میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں) اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا (قیامت کے روز) سفارش کرنے والا پہلا شخص میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

نبوت کے جموٹے دعویدار: محترم حاضرین! آپ حضور ﷺ کے اخلاق حمیدہ کے سلسلہ میں بار بار سن چکے ہیں کہ اس عظیم اور برتر ہستی میں ریاء، خود نمائی اور تکبر کا نام و نشان تک نہ تھا نہ کوہر حدیث میں لا فخر کا ارشاد بھی ہر فضیلت و منقبت کے ساتھ بطور کسر نفی فرما رہے ہیں کہ میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں اللہ کے ہاں جو حقیقی واقع ہو نیوالی صورت حال ہے وہ بیان کر دوں نہ کہ میرا یہ بیان ازراہ فخر و مباہاۃ ہے نیز میرا یہ اقرار اللہ کے مجھ پر عظیم نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کیلئے ہے۔ خطبہ کے ابتدا میں جو حدیث پیش کی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ”وانا العاقب“ کے معنی سب سے پیچھے آنے والا ہے اور آنحضرت ﷺ بھی تمام رسولوں اور انبیاء کے بعد دنیا میں تشریف لائے ہیں جس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد دنیا میں کوئی نبی نبی آنے والا نہیں۔ اور اگر کسی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ کذاب ہوگا۔ معزز سامعین! نبوت کے ان جموٹے دعویٰ کرنے والوں کا ذکر آپ ﷺ نے قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہونے والے فتنوں میں بھی فرمایا ہے تاکہ قیامت تک آنے والے مسلمان ان انسانی شیطاں کے دام فریب میں پھنسنے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ ان فتنوں کے بارے میں حضور ﷺ کے ایک طویل ارشاد میں جن میں کئی معرکہ الاراء و اتفاقات رونما ہوں گے۔ صرف وہ حصہ ذکر کر رہا ہوں جس میں رسالت کے جموٹے دعویداروں کا ذکر ہے۔

تمیں جموٹے دجالوں کا ذکر: عن ابی ہریرہؓ ان رسول اللہ ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی یبعث

دجالون کذابون قریب من ثلثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ الخ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک بڑے زبردست مکار و عمار عداوتوں جو خدا اور رسول پر محوٹ بولیں گے ان کی تعداد تیس کے

قریب ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ خدا کا رسول ہے۔

حدیث میں دو جھوٹے نبوت کے دعویداروں کا ذکر: انبیاء کے خواب بھی وحی کی حیثیت رکھتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے ایک خواب دیکھ کر اس کی تعبیر نبوت کے دعویداروں کے موجودگی سے فرمائی۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ انا نائم اتیت بخزان الارض فوضع فی کفی سواران من ذهب فکبر علی فاحی الی ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتھما الکذابین الذین انا بینھما صاحب صنعاء وصاحب الیمامہ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ (ایک دن) میں سو رہا تھا کہ (خواب) میں زمین کے خزانے میرے سامنے پیش کئے گئے۔ پھر میرے ہاتھ پر سونے کے دو کڑے رکھے گئے۔ جو مجھ پر بہت ناگوار ہوئے اس کے بعد مجھ پر وحی آئی کہ ان کڑوں پر پھونک مارو چنانچہ میں نے پھونک ماری وہ کڑے اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر ان دونوں جھوٹے (نبوت کے دعویٰ کرنے والوں سے کی۔ جن کے (باعتبار سکونت) میں درمیان میں ہوں ایک یمامہ والا دوسرا صنعاء والا ایک دوسرے روایت میں جسے ترمذی نے نقل کیا ہے اس طرح ہے ان میں سے ایک تو مسیلہ ہے جو یمامہ کا باشندہ اور دوسرا عیسیٰ صنعا کا رہنے والا ہے۔ اسودیمنی نے حضورؐ کے دنیا میں موجود ہوتے ہی نبوت کا دعویٰ کیا۔ حضور ﷺ مرض وفات میں مبتلا تھے۔ حضرت فیروز دیلمیؒ نے اسود کو مار کر اپنے انجام کو پہنچایا اور مسیلہ کذاب نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں دعویٰ نبوت کر کے حضرت وحشیؓ کے ہاتھ واصل جہنم ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے خواب کی سچی تعبیر تھی کہ ان دونوں کو اپنے خیانت کی سزا دینا میں مل کر اپنے آخرت کو بھی برباد کر دیا ان کے بعد کسی کو نبوت کا دعویٰ کرنے کی جرات نہ ہو سکی۔ ان تین چار روایتوں کے علاوہ اور بھی کئی احادیث جو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں تواتر کا درجہ حاصل کر چکی ہیں متواتر احادیث سے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرت ﷺ کی آمد تک کسی نبی کو خاتم النبیین کے لقب سے نہیں نوازا گیا۔ آپ ﷺ کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ ﷺ پر نبوت کا خاتمہ ہو کر خاتم النبیین کے خصوصیت سے مالا مال ہوئے۔ قطعی نصوص سے مسئلہ ختم نبوت ثابت ہونے کے باوجود عالم کفر اور استعمار کے درپردہ ٹولے نے اس مسئلہ کو متنازعہ بنانے کی جو کوششیں کیں۔ اب نماز کا وقت ہو رہا ہے انشاء اللہ آئندہ ہفتہ اس کے بارے میں معروضات پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ حق تعالیٰ ہم اور جملہ مسلمانوں کو اسلام کے محکم عقائد میں نقب لگانے والوں کی سازشوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔